311

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

ایڈیٹر
غلام نبی

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ر
سہ ماہی ۴؍ ۱۲ر

الفضل
روزنامہ
قادیان

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ ۔ ۴ شوال سنہ ۱۳۵۶ھ ۔ یوم چہارشنبہ ۔ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۳۷ء ۔ نمبر ۲۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ دسمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو بخار ۔ سر درد ۔ اور نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلِ خدا اچھی ہے ؛۔

صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو تیز بخار ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛۔

احباب مرزا سعید احمد صاحب کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ۔ نیز صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مذہبی پیشواؤں کی توہین مُلک کے امن کو برباد کر دینے والا فعل ہے

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا ۔ اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے ۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے ۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری اور ازالۂ حیثیتِ عرفی میں مشغول ہیں ۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا ۔ جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں ۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سنکر کس کو جوش نہیں آتا ۔ خاصکر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی ۔ مگر آنجناب صلعم کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں ۔ کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں ۔ کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو ۔ تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے گا ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں ۔ کہ ہم شور زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں ۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں ۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے ۔"

(پیغام صلح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بی اے بیرسٹرایٹ لاء کی

ولایت سے مراجعت

مقامی جماعت کی طرف سے پُرمحبت استقبال

قادیان ۶ دسمبر۔ آج صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لار ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب چار سال ولائت میں رہ کر بار ایٹ لار کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ساڑھے نو بجے صبح کی گاڑی سے تشریف لائے۔ آپ ۱۵ ار نومبر ۱۹۳۳ء کو ولائت تشریف لے گئے تھے۔ گاڑی کے آنے سے قبل مقامی احباب کا جم غفیر سٹیشن پر پہونچ گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب صبح کی گاڑی سے بٹالہ تشریف لے گئے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی سٹیشن پر رونق افروز تھے۔ مقامی نیشنل لیگ کور کے والنٹیر ایک بڑی تعداد میں باوردی افسر جیش کی زیر قیادت سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی کے سٹیشن پر پہونچنے پر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے گئے۔ اور صاحبزادہ صاحب موصوف نعرہ ہائے مسرت کے درمیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہمراہ گاڑی سے اترے پلیٹ فارم پر اترنے پر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نواب عبد اللہ خان صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت وتبلیغ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر اور دیگر بہت سے بزرگ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ جن سے صاحبزادہ صاحب موصوف نے مصافحہ کیا۔ پھر دوسرے تمام اصحاب سے باری باری مصافحہ کیا۔ اس دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع تمام خدام پلیٹ فارم پر تشریف فرما رہے۔ جب صاحبزادہ صاحب موصوف سب سے مصافحہ کر چکے تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہمراہ موٹر پر سوار ہو کر اپنے مکان کو تشریف لے گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت اچھی ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
۱۵۴۴	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	رام پور
۱۵۴۵	ایم۔ ایم۔ محمد شریف صاحب	کولمبو
۱۵۴۶	ایم بشیر الدین صاحب	"
۱۵۴۷	ڈی کے محمد عبد القادر صاحب	"
۱۵۴۸	ڈاکٹر سید عبد العزیز صاحب	چپارن (یوپی)
۱۵۴۹	اقبال بیگم صاحبہ	بہاول نگر
۱۵۵۰	جنت بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۱۵۵۱	رابعہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۵۵۲	شہزادی بیگم صاحبہ	"
۱۵۵۳	سید بہادر علی شاہ صاحب	"
۱۵۵۴	گل محمد صاحب	مظفر گڑھ
۱۵۵۵	شیخ امیر صاحب	اڑیسہ
۱۵۵۶	محمد صدیق خان صاحب	احمد آباد
۱۵۵۷	شیر علی صاحب	ریاست پٹیالہ

دہلی میں جماعت احمدیہ کی نماز عید

آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی

دہلی ۵ ر دسمبر (بذریعہ ڈاک) کل آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے جماعت احمدیہ کو نماز عید ساڑھے دس بجے پڑھائی۔ اجتماع خدا کے فضل سے اس قدر تھا۔ کہ اس سے قبل دہلی میں عید کے موقعہ پر کبھی نہیں ہوا۔ آپ نے رمضان کے روزہ کی فلاسفی بیان فرمائی۔ اور اس بات پر زیادہ زور دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی کامیابی اور نجات ہے۔ سفر میں فرضی روزے رکھ کر زیادہ تکلیف اٹھانا کامیابی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بعد میں گنتی پوری کرو۔ یہی فلاح ہے۔ اور اسی میں رضاء الٰہی ہے۔ ماہ رمضان میں ہمیں اطاعت اور فرمانبرداری کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جس پر ہمیں تمام سال عمل کرنا چاہیئے۔ اور یہی تمام احکام الٰہی کا حال ہے غرض ہماری کامیابی فرمانبرداری میں ہے۔ نہ کہ ہماری اپنی کوئی تجویز کردہ راہ اختیار کرنے میں۔

آخر میں آپ نے جوبلی فنڈ کے واسطے یہ تحریک پیش کی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جوبلی کے موقعہ پر حضور کی خدمت میں ایک ایسی رقم پیش کی جائے۔ جو آج تک کسی فنڈ میں جمع نہ ہوئی ہو۔

خاکسار۔ غلام حسین

احباب کرام سے ضروری گزارش

گزشتہ ماہ میں بہت سے احباب نے وی۔ پی رکوا کر اور کئی ایک نے واپس کرکے قیمت کی ادائیگی جلسہ سالانہ پر ملتوی کردی لیکن یہ طریق تکلیف دہ ہے۔ "الفضل" کو روزمرہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور اگر دوست اس طرح ادائیگی ملتوی کرتے رہیں تو کام چلانا بہت مشکل ہو جائیگا۔ پس جن خریداروں کے نام ایک گزشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں ان سے التماس ہے کہ وی۔ پی ضرور وصول فرمالیں۔ اور قیمت کو جلسے تک ملتوی نہ کریں۔

(مینیجر)

کراچی

شہر ہذا سے ہر قسم کا مال تھوک اور ارزاں قیمتوں پر منگوا کر زیادہ منافع حاصل کیجئے۔ ہر قسم کے سامان کے ریٹ دریافت کرنے پر فوراً ارسال خدمت ہوں گے۔ سید عبد الحی آف منصوری خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے

ہیٹکس بندر روڈ کراچی

HAYETEKS Bunder Road Karachi

کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ر شوال ۱۳۵۶ھ

یونینسٹ گورنمنٹ اور اصلاحِ دیہات

ہندوستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ دیہات میں آباد ہے۔ نیز زرعی ملک ہونے کی وجہ سے اس وقت سب سے بڑی ضرورت اصلاح دیہات ہے۔ اصلاح دیہات ایک جامع لفظ ہے۔ جس میں زراعتی طریقوں کی اصلاح سائنٹیفک آلات کی ترویج۔ عمدہ بیجوں۔ اور اچھی نسل کے مویشیوں کا استعمال۔ امدادی صنعتی اداروں کا قیام۔ زمینوں کے مالیہ میں تخفیف دیہاتی مقروضوں کی موثر امداد تعلیمی اور طبی امداد کی توسیع۔ صفائی اور حفظانِ صحت وغیرہ بہت سی باتیں شامل ہیں۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اصلاح دیہات کی سکیم نئے آئین کے ماتحت صوبجات میں قائم ہونے والی تمام حکومتوں کے پروگرام کی ایک اہم شق ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ تمام صوبجاتی حکومتیں حتی المقدور اس سکیم کو جامۂ عمل پہنانے میں کوشاں ہیں۔

پنجاب کی یونینسٹ گورنمنٹ جس کے کانگرسی حکومتوں پر دعوائے فوقیت کی بنا ہی تعمیری اور اصلاحی پروگرام پر ہے۔ وُہ بھی اس ضمن میں جدوجہد کر رہی ہے۔ گو زمینوں کے مالیہ میں تخفیف اور مال گزاری کے نظام کو انکم ٹیکس کے اصول پر لانے کے متعلق ابھی تک عملی رنگ میں کچھ نہیں کر سکی۔ اور نہ اس نے تا حال زراعت کی اصلاح اور کسانوں کے لئے مزید وسائلِ معاش مہیا کرنے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے۔

لیکن بعض اور باتوں کی طرف اس نے ضرور توجہ کی ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ بعض اضلاع کے دیہات میں نالیاں بنانے۔ اور کچے مکانوں میں روشندان نکلوانے کے لئے غریب کسانوں کو مجبور کرنے میں بعض عمالِ حکومت بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ناظرین یہ سُنکر حیران ہوں گے۔ کہ نالیاں بنانے کے لئے دو دو روپے ٹیکس فی کنبہ اور بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ کسانوں کو ادا کرنا پڑا ہے۔ اور یہ ٹیکس زمینداروں کی رضامندی سے نہیں۔ بلکہ انہیں مجبور کرکے وصول کیا گیا ہے۔ پھر روشندان وغیرہ نکلوانے کے لئے بھی جرمانہ کی تخویف کو استعمال میں لایا گیا۔ چنانچہ ہمیں ایسی معین مثالیں معلوم ہیں۔ کہ بعض تحصیلداروں نے اپنے افسرانِ بالا دست۔ نیز یونینسٹ آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بعض مقامات میں کسانوں کو جُرمانہ کا خوف دلا کر مجبور کیا۔ کہ وُہ اپنے گھروں میں روشندان نکالیں۔ اور نالیوں کے لئے مقررہ رقم ادا کریں۔ اور اس پر طرہ یہ کہ یہ سب کچھ اس علاقہ میں کیا گیا جہاں مکّی کی فصل کے ژالہ باری سے تباہ ہو جانے کے باعث کسان لگان ادا کرنے سے بھی معذور ہو رہے تھے۔

اگر یونینسٹ گورنمنٹ کے نزدیک اصلاح دیہات سمٹ سمٹا کر اسی قسم کی باتوں تک محدود ہو گئی ہے۔ تو خیر ورنہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اس قسم کے کام دیہاتی لوگوں کی مشکلات کا علاج نہیں۔ اور نہ ان سے ان کے حقیقی درد کا مداوا ہو سکتا ہے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ یونینسٹ حکومت نے اس قسم کی ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔ کہ اہالئ دیہات کو مجبور کرکے وہاں حفظانِ صحت کے طریق رائج کئے جائیں۔ لیکن اس بات کا کیا علاج ؟ کہ اس کے احکام کی تعمیل کرانے والے اپنے بالا افسروں کی خوشنودی کی خاطر ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کر رہے ہیں۔ اور ایک اچھی چیز کے متعلق مذموم ذرائع اختیار کرکے عام لوگوں میں بددلی پیدا کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں دیہاتیوں کی اصلی مشکلات ان کی اقتصادی بدحالی اور پسماندگی ہے۔ جو اسی وقت دُور ہو سکتی ہے۔ جبکہ ان کے مالیہ میں تخفیف کی جائے۔ ان کے قرضوں کو ہلکا کیا جائے۔ نیز ان کے لئے مزید وسائلِ معاش مہیا کئے جائیں۔ اور انہیں اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ جب تک ان امور کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔ اس وقت تک وُہ اقتصادی ادبار سے نہیں نکل سکتے۔ یونینسٹ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جس اصلاحی پروگرام کو لے کر اس نے میدانِ انتخابات میں قدم رکھا تھا۔ اس کو اپنے پیش نظر رکھے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ اس کے لئے مشکلات کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔

صنعتی تعلیم رائج کرنیکی ضرورت

ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری نے جو آفت برپا کر رکھی ہے۔ اور اس کے جو مہلک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ وُہ اس قدر وسعت اور شدت اختیار کر چکے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے مزید تغافل یقیناً ملک کی قومی زندگی کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا۔ نئی صوبجاتی حکومتوں کے معرضِ وجود میں آنے پر یہ امید کی گئی تھی۔ کہ وُہ اس نہایت ہی اہم مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں گی لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک اس ضمن میں کوئی موثر اور نتیجہ خیز کوشش نہیں کی گئی۔ پنجاب میں تعلیم یافتہ بے کاروں کی تعداد معلوم کرنے کے سوا ہمیں نہیں معلوم۔ کہ ابھی تک کوئی مزید قدم بھی اٹھایا گیا ہے۔ دوسرے صُوبوں میں بھی جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ عملی رنگ میں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ یا اگر کی گئی ہے۔ تو اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔ ہم سمجھتے ہیں صوبجات میں قائم ہونے والی قومی حکومتوں کی قابلیت اور عدم قابلیت کا سب سے بڑا معیار یہی ہے۔ کہ وُہ اپنے ہاں سے بے کاری کو دُور کرنے اور اقتصادی مشکلات کو حل کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہیں۔ جو حکومت ان مسائل کو حل کرنے میں بدرجۂ احسن کامیاب ہوگی۔ وہی فی الحقیقت قابل، غرض شناس۔ اور عوام کی ہمدرد سمجھی جائے گی۔

پنجاب میں بے کاری کی ایک بڑی وجہ وُہ مروجہ طریق تعلیم ہے جس کو عملی زندگی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور جو محض ایک تھیوریٹیکل حیثیت رکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس طریق تعلیم سے ہر سال بے کاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسے بدل نہیں دیا جاتا۔ اور اس کی بجائے عملی صنعتی اور تجارتی طریق تعلیم کو رائج نہیں کیا جاتا۔ جس کا حالات شدت سے تقاضا کر رہے ہیں۔ اور جو موجودہ مشکلات کے حل کرنے میں بہت حد تک ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ کی طرف جہاں صوبجاتی حکومتوں کو فوری طور پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ وہاں عوام کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ تعلیم کے متعلق اپنی ذہنیت کو بدلیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر گلشن رائے نے اپنے مضمون مطبوعہ "سول" ۲۸ر نومبر میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ پنجاب کے سیکنڈری سکولوں میں مختلف صنعتوں کی تعلیم لازمی کردی جائے۔ لیکن چونکہ تمام صنعتوں کی تعلیم کا ہر ایک سکول میں انتظام کرنا مالی لحاظ سے مشکل ہے۔ اس لئے اس کے متعلق یہ انتظام کیا جاسکتا ہے۔ کہ صوبہ کو مختلف رقبوں میں تقسیم کردیا جائے۔ اور ہر ایک رقبہ کے ثانوی سکولوں میں وہاں کے قدرتی ذرائع اور لوگوں کے ذہنی میلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض خاص صنعتوں کی تعلیم دی جائے۔ بڑے بڑے شہروں میں جہاں پندرہ پندرہ بیس بیس ہائی سکول قائم ہیں۔ اس شکل کو اس طریق سے حل کیا جاسکتا ہے۔ کہ وہاں باہم تعاون سے کام لیا جائے۔ ایک سکول میں دوسرے سکول سے مختلف صنعتوں اور پیشوں کی تعلیم دی جائے۔ اور لیکچروں کی تقسیم ایسے رنگ میں کی جائے۔ کہ طلباء ایک سکول سے دوسرے سکول میں جاکر لیکچروں میں شامل ہوسکیں۔ اس طرح ایک ہی مقام پر کم مصارف سے کئی ایک صنعتوں اور فنون کی تعلیم کا انتظام ہوسکتا ہے۔

اگر وزارت تعلیم پنجاب ان امور پر غور کرکے صوبہ میں صنعتی تعلیم کو وسعت دینے کی کوشش کرے۔ تو نہائت خوشکن نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

قضیہ مسجد شہید گنج کے متعلق چیف جسٹس کا مشورہ

صوبہ پنجاب کی بدقسمتی کہئے کہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے نہائت ہی افسوسناک واقعہ نے اس میں بسنے والی دو بڑی قوموں کے درمیان کشیدگی کی ایک مستقل طرح ڈال دی ہے۔ گزشتہ واقعات کو دوہرانے کی ضرورت نہیں اور نہ سکھوں کی عدم رواداری اور حقوق ہمسائگت سے لاپرواہی پر توجہ کرنے سے فائدہ۔ لیکن ہمارے خیال میں صوبہ کا کوئی بہی خواہ اس بات کی آرزو کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کاش سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان اس مستقل وجہ تنازعہ کا خاطر خواہ تصفیہ ہوجائے۔

ڈسٹرکٹ جج لاہور نے قانونی طور پر مسجد شہید گنج پر مسلمانوں کے حق مالکیت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اس پر سکھوں کے قبضہ کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن کیا ہندوستانیوں میں باہم رواداری کا اتنا جذبہ بھی موجود نہیں۔ کہ اگر انگریزی قانون ایک فریق کو حق دیتا ہے۔ تو اُسے ایک ہمسایہ قوم کے جذبات کی خاطر اپنے ہم وطن بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اور سب سے بڑھ کر ملک کے امن وامان کی خاطر چھوڑ دیا جائے۔ لیکن یہ تو ایک بہت بڑی توقع ہے۔ جس کی بحالات موجودہ سکھوں سے امید نہیں کی جاسکتی مگر کیا وہ آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کے اس نہائت ہی بلیغ مشورہ پر کان دھریں گے۔ جو انہوں نے ۲۹ر نومبر کو مقدمہ مسجد شہید گنج کی اپیل کی سماعت شروع کرنے سے قبل فریقین کے وکلاء کو دیا۔ اور جس میں ان سے کہا۔ کہ اگر وہ اس قضیہ کا تصفیہ کرنے کی کوشش کریں۔ تو وہ یعنے آنریبل چیف جسٹس اور ان کے رفقاء ان کی ہر ممکن امداد کریں گے۔

آنریبل سر ڈگلس ینگ نے تصفیہ کی ایک نہائت معقول صورت بھی خود ہی بتادی۔ چنانچہ کہا اس بات کے پیش نظر کہ چونکہ مسلمانوں اور سکھوں دونوں کے نزدیک متنازعہ فیہ جگہ کو مذہبی تقدس حاصل ہے۔ اس لئے اس شکل کا معقول حل اس طرح بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اس رقبہ کی حدود بندی کرکے اسے ایک یادگار کے طور پر محفوظ کرلیا جائے۔

آنریبل چیف جسٹس نے اپنی طرف سے اس قضیہ کا یہ ایک معقول حل پیش کیا ہے جس پر ہر دو اقوام کے سمجھدار اور سنجیدہ مزاج زعماء کو غور کرنا چاہیئے۔ اور انگریزی عدالتوں سے فیصلہ طلب کرنے کی بجائے خود ہی تصفیہ کی ایسی صورت نکالنی چاہیئے جو ہر دو اقوام کے نزدیک قابل قبول ہو۔

ختم قرآن اور عید رمضان کی تقاریب

قادیان میں

رمضان المبارک میں یوں تو قادیان کی تمام مساجد میں عشاء اور سحری کے وقت حفاظ نماز تراویح میں روزانہ قرآن کریم پڑھتے اور عورتیں مرد نہائت اہتمام اور شوق سے سنتے تھے۔ علاوہ ازیں اپنے اپنے طور پر بھی ہر گھر میں تلاوت قرآن کریم کی جاتی تھی۔ لیکن روزانہ ایک پارہ کے معانی اور معارف سنانے کا بھی انتظام تھا۔ اور یہ درس بعد نماز ظہر مسجد اقصےٰ میں ہوتا تھا۔ پہلے دس پاروں کا درس مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے دیا۔ درمیانی دس پاروں کا مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری مولوی فاضل نے اور آخری دس پاروں کے معارف جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے سنائے۔ ۴ر دسمبر کو جبکہ رمضان المبارک کی انتیس تاریخ تھی۔ اور خیال کیا جاتا تھا۔ کہ آج عید کا چاند ہوجائے گا۔ آخری پارہ کا درس ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد نماز عصر حسب معمول آخری تین سورتوں کا درس خود دیا۔ اور نہائت لطیف معارف بیان فرمائے۔ اس کے بعد ان اصحاب کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے اس موقعہ پر دور دراز سے بذریعہ تار حضور سے درخواست دعا کی تھی۔ پھر مسجد کے محراب میں تشریف لیجاکر اور قبلہ رو بیٹھ کر تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ جو روزہ کے افطار ہونے کے وقت تک جاری رہی۔

چونکہ چاند نہائت صفائی کے ساتھ نظر آگیا۔ اس لئے ۵ر دسمبر کو عید ہوئی۔ عید گاہ میں فرش وغیرہ کا سامان رات کو ہی بھیجدیا گیا تھا۔ جو صبح سویرے بچھا دیا گیا۔ خواتین کے لئے عید گاہ کے جنوبی حصہ میں پردہ کا انتظام کیا گیا خدا تعالےٰ کے فضل سے اس دفعہ کا اجتماع گزشتہ سالوں سے بہت زیادہ اور شاندار تھا ہر طرف سے مردوں عورتوں اور بچوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ بیرونی مقامات سے بھی بعض اصحاب پہونچ گئے دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پیدل تشریف لائے۔ اور نماز عید پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ فرمایا۔ جو بارہ بجے کے قریب ختم ہوا دعا فرمائی۔ اور آخر میں تمام مردوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

گزشتہ سالوں کی طرح اب کے بھی عید کے موقعہ پر بعد نماز مغرب ایک عام دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تمام مقامی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعو کیا گیا۔ ان کے علاوہ ہر احمدی کو اجازت تھی کہ تین آنہ کا ٹکٹ لے کر دعوت میں شریک ہوجائے۔

کھانا مسجد اقصےٰ میں کھلایا گیا جو سالن روٹی اور زردہ پر مشتمل تھا۔ کھانا کھلانے کا انتظام جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ کے سپرد تھا۔ آپ نے مبلغین، دفتر دعوۃ وتبلیغ کے کارکنوں اور اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ کے ذریعہ بہت عمدہ انتظام کیا۔

اس موقعہ پر کھانا کھانے والوں کی مجموعی تعداد چار سو کے قریب تھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی ازراہ نوازش دعوت میں شرکت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے خلاف سکھ مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے نہایت دل آزار الفاظ

الفضل کے متعلق مجسٹریٹ مذکور کے ناروا رویہ کے خلاف صدائے احتجاج

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی جلسہ

قادیان ۵ دسمبر۔ سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ نے ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے (سابق مہر سنگھ) کے خلاف اس مقدمہ کے دوران میں جو ایک پمفلٹ "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دینؒ دھرم" کے متعلق دائر ہے۔ سرور دو عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے متعلق جو نہایت دل آزار اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے کل آٹھ بجے شب نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ کی زیر صدارت مسجد نور میں منعقد ہوا۔ اگرچہ اعلان بہت تنگ وقت میں کیا گیا۔ اور صبح عید ہونے کی وجہ سے کئی قسم کے انتظام درپیش تھے۔ تاہم احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مدح میں حسب ذیل نظم نہایت رقت کے ساتھ پڑھی جس کا آخری بند تمام مجمع نے بھی دوہرایا:-

یہ درگاہِ ذی شان خیر الانام
بصد عجز و منت بصد احترام
کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں
پھر اس پر وُہ اخلاق اکمل تریں
زہے خلقِ کامل زہے حسنِ تام
خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
ضلالت تھی دُنیا پہ وُہ چھا رہی
ہُوا آپ کے دم سے اس کا قیام
محبت سے گھائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے
بیاں کر دیئے سب حلال اور حرام
نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
مقدس حیات اور مطہّر مذاق
سوارِ جہاں گیر یکراں براق
محمدؐ ہی نام - اور محمدؐ ہی کام
علم دار عشاق ذاتِ یگاں

شفیع الورٰی مرجعِ خاص و عام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
جو دیکھا وُہ حسن اور وُہ نور جبیں
کہ دُشمن بھی کہنے لگے آفریں
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
شریعت کو کامل کیا آپؐ نے
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
وُہ سب آپ میں جمع ہیں لامحال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
سپہدارِ افواج قدوسیاں

معارف کا اک قلزم بے کراں
پلا ساقیا آپ کوثر کا جام

افاضات ہیں زندہ جاوداں
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

صدر کی افتتاحی تقریر

اس کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے پر جو مقدمہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں دائر ہے۔ وُہ چونکہ ابھی زیر سماعت ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن جس بات کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہم یہاں اس وقت جمع ہُوئے ہیں۔ وُہ مجسٹریٹ علاقہ کے وُہ ناجائز ناروا اور دل آزار الفاظ ہیں۔ جو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق کہے۔ ہم لوگ جو اپنے سینوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت موجزن پاتے ہیں۔ اور آپ کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دینے کو ایک حقیر قربانی سمجھتے ہیں۔ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی شخص آپ کے متعلق کسی رنگ میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرے۔ خواہ وُہ کوئی مقرر ہو۔ یا عدالت کی کُرسی پر بیٹھا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جس قدر احسانات ایک مسلم پر ہیں۔ اور جس قدر افاضات روحانی اور جسمانی طور پر ہمیں آپ کی ذاتِ اقدس سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ایک مسلمان اگر اپنی جان، مال اور اولاد بھی آپ کی خاطر نثار کر دے۔ تو اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا جذبہ ہر اس مسلمان کے دل میں موجزن ہے۔ جو آپ کے احسانات بے پایاں کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف ایک سچا مومن کبھی کوئی ناروا لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ اور وُہ اس بات کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتا۔ کہ وُہ لفظ کسی عام آدمی کے منہ سے نکلا ہے۔ یا کسی مجسٹریٹ کے مونہہ سے۔ مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مشروط طور پر انفیڈل کا جو لفظ استعمال کیا۔ اس کے متعلق ایڈووکیٹ صاحب ملزم نے انہیں توجہ بھی دلائی۔ کہ آپ یہ لفظ ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن مجسٹریٹ نے دوسری بار پھر وُہی لفظ استعمال کیا۔ اور اسے پھر دوہرایا۔ اس اعادہ سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے عمداً۔ اور جان بوجھ کر۔ اور اس بات کی اطلاع مل جانے کے باوجود کہ مُسلمان اس لفظ کو سخت ہتک آمیز۔ اور دل آزار سمجھتے ہیں۔ استعمال کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ صاحب نے یہ الفاظ استعمال کر کے نہ صرف اپنے ان اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ جو حکومت کی طرف سے انہیں دیئے گئے۔ بلکہ چالیس کروڑ مسلمانانِ عالم کی سخت دلآزاری کی ہے۔ ایک ذمہ وار آدمی کی طرف سے اور ایک ایسے شخص کی طرف سے جو ملک معظم کے نام پر عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہو۔ اس قسم کے الفاظ کا استعمال صریح ظلم ہے۔ جس کی تلافی کی طرف حکومت کے ارباب حل وعقد کو توجہ دلانے کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہم اس فعل شنیع کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتے ہوئے اپنے زخمی قلوب کی آواز حکومت کے کانوں تک پہونچاتے ہیں۔ اور اس سے ضروری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں ؛

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریر

اس کے بعد الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے مختصر مگر نہایت پُر زور تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ چونکہ جلسہ کی غرض وغایت بیان ہو چکی ہے اس لئے مجھے ان حالات کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ ایک نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ کہ ہماری ہمسایہ قوموں کے بعض افراد نے باوجود اس بات کے کہ ان کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہے ابھی تک مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرنا نہیں سیکھا۔ انہیں علم ہے۔ کہ ایک مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو جس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی رنگ میں توہین کی جائے۔ اس کا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے عوام تو الگ رہے۔ ان کے بعض ایسے ذمہ وار لوگ جو ملک معظم کے نام پر انصاف کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس واضح بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ پھر اگر وہ لوگ جن کا ہادی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی پر فخر کرتا ہو۔ اور آپ کا نام ہمیشہ عزت کے ساتھ لیتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کریں۔ تو یہ اور بھی زیادہ افسوسناک بات ہے۔ نفس مقدمہ سے ہمیں اس وقت کوئی سروکار نہیں۔ لیکن ہمیں اس بات سے سخت دکھ اور رنج پہنچا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور یہ الفاظ ایسے شخص کے مونہہ سے نکلے ہیں۔ جسے گورنمنٹ کی طرف سے انصاف کی کرسی پر بٹھایا گیا ہے۔ ہم آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس کی انصاف دوستی سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہماری اس دلآزاری کا فوری تدارک فرمائیں گے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی باتوں کو قطعی طور پر روک دیں گے

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری کی تقریر

اس کے بعد مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری نے تقریر کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر دنیا میں پیدا نہ ہوتے تو ہر طرف کفر وشرک ہوتا۔ فسق وفجور ہوتا۔ بدکاری ہوتی۔ اور دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی۔ کیونکہ صرف یہی ایک مقدس ذات ہے۔ جس نے اپنے آئینے میں خدا تعالےٰ کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور دنیا کو پاکیزگی اور نور عطا کیا۔ جو شخص اس حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ وہ معذور ہے۔ لیکن جنہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذراسی توہین کس طرح تیر کی مانند ان کے کلیجے کے پار ہو جاتی ہے ہم چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو دنیا میں قائم کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہر اس لفظ سے جو آپ کی شان کے منافی ہو۔ سب سے زیادہ دکھ اور رنج محسوس کرتے ہیں۔ ہم جب حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم آپ کو ایک ولی اور بزرگ سمجھتے ہیں۔ اور آپ کو توحید اور صداقت کا علمبردار یقین کرتے ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر ان کی عزت اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک مجسٹریٹ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ ہمارے آقا ہمارے ہادی اور ہمارے جان سے پیارے محبوب کے متعلق ناروا لفظ استعمال نہ کرے۔

ہم اس سٹیج سے علی الاعلان یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ ہر سچے احمدی کا اولین فرض ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل محبت آپ نے ہمارے دلوں میں بھر دی ہے۔ پس ہمارے جذبات کا اس موقعہ پر مجروح ہونا ایک یقینی امر ہے۔ اور اس کے ازالہ کی سب سے پہلی صورت یہی ہے۔ کہ ہم حکومت کے ذمہ دار افسروں تک اپنی آواز پہونچائیں۔ اور انہیں توجہ دلائیں۔ کہ اس حرکت کا جس کے باعث مسلمانوں میں ایک عام ہیجان پیدا ہو جانا لازمی امر ہے سدباب کیا جائے ؛

پہلی قرارداد

اس کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے مختصر تمہید کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق منظور کیا گیا۔

تبلیغ لیگ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ [illegible] ٹبالہ کے ان الفاظ کے خلاف انتہائی رنج اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق مقدمہ کی سماعت کے دوران میں استعمال کئے۔ اور جو یہ ہیں۔ کہ اگر محمد صاحب کو کوئی یہ کہدے کہ وہ انفیڈل (بے دین) تھے۔ تو کیا مسلمانوں کے دل اس سے نہ دکھیں گے۔ ہم ذمہ وار حکام کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان کسی رنگ میں بھی اس قسم کے الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت گستاخی سمجھتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ حکام بالا اس بارے میں فوری کارروائی کریں گے ؛

دوسری قرارداد

اس کے بعد صاحب صدر نے مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے اس نامناسب و ناجائز سلوک کا بھی ذکر کیا۔ جو انہوں نے "الفضل" کے نمائندہ سے کیا۔ یعنے اسے مقدمہ کی کارروائی قلمبند کرنے سے روک دیا۔ اور کمرۂ عدالت سے نکال دیا۔ نیز "الفضل" کے متعلق بلاوجہ یہ ریمارک کیا کہ اس میں مقدمات کے متعلق غلط رپورٹیں شائع ہوتی ہیں ؛

تقریر جاری رکھتے آپ نے کہا۔ "الفضل" جماعت احمدیہ کا ایک مسلمہ آرگن ہے۔ اور ہندوستان کے بہترین روزناموں میں شمار ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق بغیر ثبوت کے یہ کہنا۔ کہ اس میں مقدمات کی غلط رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ ایک ایسی بات ہے۔ جو کوئی عقلمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم نہیں کر سکتا اور مجسٹریٹ صاحب کا بلاوجہ اور بغیر ثبوت ایسا کہنا ایک ایسا فعل ہے۔ جو بالکل ناجائز اور نامناسب ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ پریس کی آزادی کو چھیننے کی کوشش کے مترادف ہے۔

نورِ نظر یا اولادِ نرینہ یہ وہ معجزنما اور کیمیائی نسخہ حضرت حکیم الامت حافظ مولوی حاجی **نورالدین اعظم** رضی اللہ تعالےٰ وسلم کے خاص برکات ومجربات میں سے ہے۔ کہ اس کو جس کسی نے بھی استعمال کیا ہے۔ اپنی مراد سے محروم نہیں رہا ہے۔ چنانچہ حضرت والاشان خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے بھی ارقام فرمایا ہے۔ کہ "نورِ نظر خود حضرت خلیفۃ المسیح اول نے میرے گھر دیا۔ میرا تجربہ شدہ اور بعض لوگوں کو دیا۔ مجرب ثابت ہوا" قیمت یکصد خوراک مبلغ عہ۱۰ علاوہ محصول۔ المشتہر:- **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

314

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت کی عدالتیں چونکہ کھلی عدالتیں کہلاتی ہیں - اس لئے ہر اخبار نویس کو حق حاصل ہے - کہ ان کی کارروائی قلم بند کرے - لیکن مجسٹریٹ صاحب بٹالہ نے الفضل کے نمائندہ کو بلا وجہ کارروائی قلمبند کرنے سے روک کر ایک ایسا اقدام کیا ہے - جسے ہندوستانی پریس کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا -

اس کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سکرٹری نیشنل لیگ قادیان نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا - جو باتفاق آراء منظور کیا گیا -

نیشنل لیگ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کے اس رویہ کے خلاف کہ انہوں نے سلسلہ عالیہ کے مسلمہ آرگن روزنامہ الفضل کے نمائندہ کو ایک مقدمہ کی کارروائی قلمبند کرنے سے بلا وجہ روک دیا حالانکہ ان کی عدالت Open Court تھی - اور "الفضل" کے متعلق بلا ثبوت یہ ریمارک پاس کیا - کہ اس میں غلط رپورٹیں شائع ہوتی ہیں - آزاد ہی پریس پر ان کی اس ناجائز اور بے جا پابندی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے - اور افسران بالا کو اس کے انسداد کی طرف توجہ دلاتا ہے -

نیز قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول افسران بالا اور پریس کو بھجوائی جائیں -

صدر کی آخری تقریر

آخر میں صاحب صدر نے کہا - میں صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ سے بھی درخواست کرتا ہوں - کہ وہ ہندوستان کی تمام لیگوں کو توجہ دلائیں - کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق مجسٹریٹ صاحب کے ہتک آمیز کلمات کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کریں - نیز میں الفضل کو بھی توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ اپنی اس حق تلفی کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرے اور ہندوستانی پریس کے حقوق پر مجسٹریٹ صاحب نے چھاپہ مارنے کی جو کوشش کی ہے - اس کا پورا

اس موقعہ کو غنیمت سمجھو خدمت اسلام اور خدمت احمدیت کیلئے اپنے مال قربان کردو

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے چوتھے سال کے لئے "جو مالی مطالبہ" جماعت احمدیہ سے فرمایا ہے - وہ اخبار الفضل نمبر ۲۸۳ میں شائع ہو چکا ہے -

۳ر دسمبر ۱۹۳۶ء کے "خطبہ جمعہ" میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مطالبہ کی اہمیت کے متعلق جو مزید ارشاد فرمایا ہے - وہ عنقریب "الفضل" میں احباب تک پہنچا دیا جائے گا -

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس اہمیت کی وجہ سے چوتھے سال کے لئے چندہ تحریک جدید میں خود دو ہزار روپے کا وعدہ فرمایا ہے - جو پہلے سال کے وعدے سے سہ گنا دوسرے سال سے دوگنا اور تیسرے سال کے وعدہ سے قریبًا سوایا ہے -

حضور کا یہ اسوہ حسنہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ عملی سبق دے رہا ہے کہ اسے چندہ تحریک جدید کی اس نفلی قربانی میں (اگرچہ مطالبہ ان سے کم سے کم پہلے سال کے وعدے کے مطابق ہے -) پہلے سال سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے - خصوصًا ان احباب کو جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت دی ہے - دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں :-

"جو شخص نیکی کے میدان میں جس قدر زیادہ قدم بڑھاتا ہے - اسی قدر زیادہ اللہ تعالےٰ کے انعامات کا مستحق ہوتا ہے - پس میں ان سے کہتا ہوں کہ نیکیوں کا میدان وسیع ہے - آؤ اور آگے بڑھو"

پس جس قدر کوئی زیادہ قربانی اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرے گا - اسی قدر وہ زیادہ اس کے فضلوں رحمتوں اور انعام کا وارث ہو گا - اور اپنی مالی قربانی کے مقدار کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں میں شامل ہو گا - جیسا کہ حضور فرماتے ہیں :-

یاد رکھو! مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں - میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا - میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں - اور اگر تم اس چندہ میں حصہ نہیں لو گے - تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کرے گا - مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گناہ گار نہ بنو - پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں - کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو - اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو - جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا - میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا فرما چکے ہیں :- کہ

"اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے - تو اس پر اپنے خاص فضلوں کی بارش نازل فرما - اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ"

پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملیگا اور پھر میری دعاؤں میں بھی وہ حصہ دار ہو جائے گا - پس جو شخص اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے وہ لے -

عہدہ داران جماعت سے گذارش ہے - کہ یہ خطبہ نمبر الفضل ۲ دسمبر ہر احمدی مرد - عورت تک پہنچا دیں - اور پھر جو دوست اس میں حصہ لیں - ان کے نام معہ پورے پتہ کے لکھکر فارم حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھیجدیں - مگر اس امر کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے کہ جہاں تک ممکن ہو سابقون الاولون کے ثواب میں شامل ہونے کے لئے جلد تر وعدے احباب کے لے کر حضور کے پیش کئے جائیں -

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امانت ذاتی و امانت جائداد کی وضاحت

احباب کی اطلاع کیلئے پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں دو قسم کی امانتوں کا روپیہ وصول ہو رہا ہے - اس لئے احباب عہدیداران جماعت کیلئے ضروری ہے کہ وہ روپیہ بھیجتے وقت تخصیص فرما دیا کریں - کہ ان کا روپیہ کونسی امانت میں جمع کیا جائے جو دو امانت فنڈ اس وقت جاری ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت احباب ۱۹۳۴ء کے اخیر سے ایسا روپیہ بھیج رہے ہیں - جو تین سال تک واپس نہیں کیا جائیگا - تین سال کے بعد یہ روپیہ یا تو نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں واپس کیا جائیگا - اس امانت کو "امانت جائداد" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے -

دوسرا فنڈ وہ ہے جس کے متعلق اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا کہ احباب اپنے فاضل روپیہ کو جسے انہوں نے مخصوص اغراض مثلاً شادی بیاہ تعلیم تعمیر مکان یا خرید جائداد غیر منقولہ وغیرہ کیلئے جمع کیا ہو - بجائے اپنے طور پر اپنے پاس یا کسی بینک میں جمع کرنے کے یہاں صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کیا کریں - اس امانت میں روپیہ بھیجتے وقت احباب کو "ذاتی امانت" کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اور جمع کرنے والے احباب کا نام اور عہدہ وغیرہ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمانا چاہیئے - تا کہ حسابات کے کھولنے اور اندراجات کے کرنے میں غلطی نہ ہو - "ذاتی امانت" کا روپیہ حسابدار دوست جس وقت چاہیں - برآمد کروا سکتے ہیں - "امانت جائداد" کا روپیہ ۳ سال کے بعد واپس کیا جانے کے قابل ہو گا - (بصورت نقد یا بصورت غیر منقولہ جائداد)

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

آج سے قریباً پچاس سال قبل جبکہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گوشۂ تنہائی میں قادیان کی مقدس سرزمین میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق۔ کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب کہ دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے کہ جن راستوں پر چل کر آئیں گے۔ وہ بسبب کثرت آمد و رفت گہرے ہو جائینگے۔

اس زمانہ میں جب کہ یہ وحی الہٰی ہوئی۔ ہرگز ہرگز اس بات کی توقع نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اس کثرت سے لوگ آئیں گے۔ کہ ان کی آمد و رفت کے سبب ان کے چلنے کی راہیں گہری ہو جائیں گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کلام تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ پورا ہوتا۔ آخر اس کلام الہٰی کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ اور وہی خدا جس نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی تھی۔ اس نے اپنے خاص ملائکہ کے ذریعہ اس کو پورا کرنا شروع کیا۔ اور لوگ آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو کرکے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

پھر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرجع خلائق ثابت کرنے کے لئے اس کی ایسی رنگ میں بنیاد ڈالی۔ جس سے ہر شخص بچشم خود اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا ملاحظہ کر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈال دی۔ تا اس خاص موقعہ پر قادیان دارالامان میں پروانہ وار حاضر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اس زبردست کلام یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق کے مصداق ہوں

پس ہمارا جلسہ سالانہ اس کلام الہٰی کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے جو آج سے قریباً پچاس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اور آپ کی صداقت کے لئے ایک زبردست نشان ہے۔ جو ہر سال دنیا کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

دنیا میں ہزاروں جلسے ہوتے ہیں مگر ہمارے اس جلسہ سالانہ کا کوئی بھی نظیر نہیں۔ کیونکہ یہ اس قادر مطلق کے فرمان کو پورا کرنے والا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔ یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے اصحاب معمولی اصحاب قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک زندہ شاہد کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ کو اس قادیان کی مقدس سرزمین میں جو بالکل وادی غیر ذی زرع (ریا رکی) تھی۔ نوازا۔ اور اسے اس زمانہ میں کس طرح مرجع خلائق بنایا۔ کہ دور دور سے لوگ اس کے قدموں میں حاضر ہوتے ہیں اور اس کی صداقت کے لئے ایک زبردست زندہ گواہ بنتے ہیں۔

پس کیا ہی مبارک ہیں۔ وہ جو جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں نوازے گئے۔ اور شامل کئے گئے۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایک گواہ قرار دیا

پس احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے عسر ہو یا یسر۔ ان مبارک ایام میں قادیان دارالامان ضرور حاضر ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے بطور گواہ اپنے آپ کو پیش کریں اپنے اعزہ و اقارب کو بھی ساتھ لائیں تا خدا تعالیٰ کے اس کلام کی زبردست شان ظاہر ہو۔ اور اپنی حاضری سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچا دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق۔ ہر سال پہلے سے بڑھ کر اپنی شان و شوکت کے لحاظ سے پورا ہوتا ہے

خاکسار۔ محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سناتن دھرم سبھا چھو والی کے زیر اہتمام مذاہب کانفرنس کا انعقاد

جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی شاندار تقریر

سناتن دھرم سبھا چھو والی لاہور کے حال کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء کو مذاہب کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ اور "میرا دھرم اور آزادئ خیال" کے موضوع پر مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اظہار خیالات کی دعوت دی گئی۔ کانفرنس ۸ بجے رات زیر صدارت ہیڈ ماسٹر صاحب سناتن دھرم ہائی سکول لاہور شروع ہوئی۔ صدر جلسہ نے اعلان کیا۔ کہ تمام مدعو حضرات کو پندرہ پندرہ منٹ اور سناتن دھرم کے نمائندہ کو بیس منٹ دیئے جائیں گے۔ مگر جماعت احمدیہ کے نمائندہ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری کی درخواست پر تمام مقررین کے لئے بیس بیس منٹ اور سناتن دھرم سبھا کے نمائندہ کے لئے پچیس منٹ مقرر ہوئے۔ حاضری بہت معقول تھی اور سامعین نے نہایت دلچسپی سے ہر قسم کے خیالات کو سنا۔ سبھا کی طرف سے ہر مقرر کے سٹیج پر آنے پر ہار پہنایا جاتا تھا۔

سب سے پہلے لالہ گیان چند صاحب طالب ایم۔ اے نمائندہ سناتن دھرم سبھا نے کارروائی کا افتتاح کیا۔ آپ نے بتلایا کہ سناتن دھرم اپنے متبعین کو تمام مذاہب سے بڑھ کر آزادی دیتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے کسی جبر سے نہیں۔ بلکہ ہمیشہ دلائل کے زور سے اپنے عقاید کو منوایا ہے۔ قدیم زمانہ میں بھی سناتن دھرم کی طرف سے دوسرے مذاہب کو تبادلۂ خیالات کی دعوت دی جاتی رہی۔ آپ نے اپنی تقریر یہ کہتے ہوئے ختم کی۔ کہ ہم نے باوجود مہاتما بدھ سے اختلاف عقاید کے انہیں اوتار کا درجہ دے کر بہترین رواداری اور آزادیٔ خیال کا ثبوت دیا ہے۔

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہوں اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں یا درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیئے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ ۲ محصول ۷ (؟)

ملنے کا پتہ:- انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

315

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے پنڈت آتما نند جی پیش ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے دھرم کا سب سے قدیمی ہونا اور اس میں ہر قسم کے خیالات کے معتقدین کا پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آریہ سماج میں آزادیٔ خیال کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ویدک دھرم میں آزادیٔ خیال کی موجودگی کا مزید ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ کسی دوسرے دھرم کے غلط خیالات کی تردید سے کبھی نہیں ڈرا۔ بلکہ دلیری سے ان کا کھنڈن کرتا ہے۔

ان کے بعد جماعت احمدیہ کے نمائندہ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے اس حقیقی آزادی کی تعریف کی جو بنی نوع انسان کو باقی حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔

آپ نے بتلایا کہ اسلام مذہب کو محبت پریم اور امن و آشتی کے ساتھ پھیلانا سکھاتا ہے۔ آپ نے قرآن مجید سے بارہ ایسے معقولی اصول بیان کئے جن سے ثابت ہے کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی شرن میں آ کر کسی انسان کو حقیقی اور اصلی آزادی مل سکتی ہے۔ آپ نے اس امر کو واضح طور پر بیان کیا۔ کہ اسلام ہر بچہ کو فطری اور پیدائشی طور پر پاک سمجھتا ہے۔ پس وہ انسانی خیالات کے منبع کو پاکیزہ کہہ کر اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ کہ انسان کو اس کے خیالات میں آزادی دینی چاہیئے۔ پھر آپ نے بتلایا۔ کہ اسلام انسانی پیدائش کا مقصد غیر محدود ترقیات اور فلاح کے حصول کو قرار دیتا ہے۔ اسلام "توبہ" کا عقیدہ صحیح رنگ میں پیش کر کے رحمت الٰہی کے متعلق انسان کو آزاد خیالی بخشتا ہے۔ اسلام کامل توحیدِ ربانی اور وحدت انسانی کے شاندار نظریہ کو پیش کرتا ہے۔ اور اس امر کا قائل ہے۔ کہ ہر مذہب کا پیشوا خدا کا برگزیدہ تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیک تحریکات اور ان کے محرک یعنی ملائکہ کے وجود پیش کر کے تلقین کرتا ہے۔ کہ کسی انسان کو دوسرے کے عقائد کو جبراً چھڑوانے کا کوئی حق نہیں۔ یہ اسلامی عقیدہ کہ ہر ایک اپنے گناہ کو خود اٹھائیگا۔ انسانیت کے لئے آزادی کے میدان کو عظیم الشان وسعت بخشتا ہے۔

آپ نے بتلایا کہ جبری طور پر خیالات کے منوانے سے دنیا میں منافقت پھیلتی ہے۔ اور اسلام اس کو نہایت سختی سے کچلتا ہے۔ اسلام ہر دعوے کے ساتھ ایسے دلائل پیش کرتا ہے۔ جو عقل انسانی کو اپیل کرتے ہیں۔

آپ نے کہا میرا مذہب قیامت کے عقیدہ کو صحیح رنگ میں پیش کرتا ہے جس کے بغیر آزادیٔ خیال ناممکن ہے۔ اسلامی عقائد سب کے سب فطرت کے مطابق ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کو اس امر پر ختم کیا۔ کہ اسلام کے شیریں اثمار ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ پس آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مطابق جبر کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی اور دلجمعی سے آپ کے خیالات سنے

آپ کے بعد برہمو سماج کی طرف سے پروفیسر نرمل چندر صاحب پیش ہوئے جنہوں نے بتلایا کہ برہمو سماج کا یہ نظریہ کہ تمام انسانوں کا دھرم ایک ہے۔ آزادی کے خیال کی اشاعت میں ممد ہے۔ پھر ڈاکٹر ایچ۔ ڈی سونپار صاحب نمائندہ دیو سماج تشریف لائے۔ آپ نے کہا کہ آزادی کی بنیاد راستی اور بھلائی پر ہے۔ اور دیو سماج ان ہر دو امور کی اپنے متبعین کو تلقین کرتی ہے۔ اس کے بعد جناب ایم۔ وائی۔ کے سلیم چشتی پروفیسر اشاعت اسلام کالج نمائندہ انجمن اسلام کا وقت تھا۔ مگر انہوں نے بولنا پسند نہ کیا۔

ڈاکٹر بھگت رام صاحب۔ آریہ مشنری نے کہا ویدک دھرم میں آزادی کا خیال بہترین طور پر موجود ہے۔ جو انسان کے دقیانوسی خیالات کو توڑنا اور دنیوی بندھنوں سے علیحدگی سکھاتا ہے۔

سب سے آخر میں پنڈت رکھلا نند صاحب نمائندہ سناتن دھرم پیش ہوئے جنہوں نے کہا کہ سناتن دھرم کا یہ سدھانت کہ سانپ کو بھی دودھ پلاؤ بتلاتا ہے کہ یہ مذہب دشمنوں کی پرورش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اس نے باہر سے آنیوالے حملہ آوروں کو ان۔جل۔ مکان سب کچھ دیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخواست ہوا

خاکسار خلیل احمد ناصر بی۔اے

بھاگلپور کی احمدیہ لائبریری

بھاگلپور شہر میں کئی سال سے ایک احمدیہ پبلک لائبریری قائم ہے۔ جو سابق میں حضرت مولانا عبدالماجد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کے مکان احمدیہ ہاؤس واقع محلہ سرائے میں تھی۔ مگر مولانا موصوف کے شہر چھوڑ دینے کے بعد لائبریری مذکور مولوی اختر علی صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر کے مکان احمدیہ بلڈنگ واقع...

فوراً منگالیں

قرآن کریم مترجم کلاں جو اولاً حضرت علامہ زمن حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم مغفور کی زیر نگرانی مرتب و مدون ہوا۔ بعدہ مکرمی معظمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل اور مولوی ارجمند خاں صاحب مولوی فاضل کی ہدایات و اشارات اور تصحیح سے اس کو مستند بنایا جا چکا ہے۔ اور ترجمہ تحت اللفظ اسی طرح مرتب کیا گیا ہے۔ کہ ہر مبتدی اور منتہی کیلئے آسان اور مفید ہے۔ بغیر استاد کی مدد کے ہر انسان بخوبی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جامع اور مدلل ضروری نوٹ بھی درج ہیں۔ ڈمی کاغذ جلد کپڑا قیمت تین روپے بڑھیا اور موٹا ڈمی کاغذ اعلےٰ جلد مراکو والی قیمت چار روپے **بستان احمد** حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اہل بیت کی پُر معارف نظموں کا مجموعہ کاغذ ڈمی مجلد سنہری اصل قیمت ۴ رعایتی ۱۱ **درثمین معہ درعدن** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پُر معارف تمام اردو و پنجابی منظوم کلام کتابی سائز کاغذ عمدہ ڈمی معہ فوٹو قیمت ۴ **بائیبل کی بشارات** بحق سرور کائنات ۴ مجلد ۶ **کلام محمود** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پُر معارف کلام جس میں آج تک کی بقیہ تمام نظمیں بھی چھپوا کر درج کر دی گئی ہیں معہ فوٹو کاغذ عمدہ ڈمی کتابی سائز ہر دو حصہ کی قیمت اصلی ۷ رعایتی ۵ **خزینۃ العرفان** حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پُر معارف کلام کا مجموعہ قیمت صرف ۲ بیس نادر و نایاب کتابیں کامن راج بی بی ۲ ابیات بابا ہدایت اللہ **سلسلہ کتب اسلام** یعنی اسلام کی پانچوں کتابیں اصلی قیمت ۔ رعایتی مجلد **سیرۃ المہدی** حصہ اول ایڈیشن دوم مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے معہ جوابات معترضین و اضافہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قسم دوم مجلد ۱۴ قسم اول مجلد **ذکر حبیب** قسم اول مجلد قسم دوم ۱۴ مجلد **فتاویٰ** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس میں حضور پُر نور کے عبادات معاملات وغیرہ کے متعلق تمام فتاوی از سر نو مرتب کر کے شائع کئے گئے ہیں۔ ٹائیٹل رنگین سنہری دلکش قیمت مجلد ایک روپیہ **سیرت النبی** بالکل جدید و اچھوتے طرز پر صحیح البخاری کی احادیث سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق فاضلہ و صفات حسنہ کی دلکش پیرائے میں تفصیل کی گئی ہے۔ قیمت مجلد اصلی ۶ رعایتی ۸ ٹائیٹل رنگین و سنہری دلکش۔ مندرجہ بالا کتابیں افسران مجاز کی اجازت خاص حاصل کر کے فروخت کے لئے اشتہار دیا گیا ہے۔ اور بہت کم نسخے بڑی مشکل سے مہیا کئے گئے ہیں آپ فوراً منگوالیں۔ ایسا نہ ہو کہ احباب کو بعد میں نہ مل سکیں۔

پتہ:- **محمد عنایت اللہ تاجر کتب متصل ڈاکخانہ۔ قادیان پنجاب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالاتِ حاضرہ کے متعلق ایک نہایت مفید سیاسی کتاب

ہندو سیاست کے داؤ پیچ

یہ کتاب مشہور عالم تصنیف "ہندو راج کے منصوبے" کا دوسرا حصہ ہے یہ کتاب کیسی ہے اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ذیل میں چند احمدی اور غیر احمدی اصحاب کے چند ریویو درج ہیں۔ احباب ملاحظہ فرمالیں۔ اور آج کل جبکہ چند بے راہرو مسلمان اسلامی مفاد کو پس پشت ڈال کر بغیر تصفیہ حقوق کانگرس میں شامل ہو رہے ہیں اس کتاب کی اچھی طرح اشاعت کریں تاکہ باقی مسلمان قومی نقصان سے بچ جائیں

حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

ملک فضل حسین صاحب کی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" نے انہیں اس زمانہ کے مورخین میں ایک ممتاز نام دیدیا ہے۔ اس کتاب کا حصہ اول پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اور بہت قدر سے دیکھا جا چکا ہے۔ اب انہوں نے دوسرا حصہ شائع کیا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ مفید معلومات سے پُر اور قابل قدر ہے۔ ہندو مسلم تعلقات کے موجودہ سیاسی مسئلہ پر اس سے حیرت افزا روشنی پڑتی ہے۔ کاش! کہ یہ کتاب انگریزی میں شائع ہوتی تو دنیا کا بہت بڑا حصہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا"

جناب قبلہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق"

"ہندو سیاست کے داؤ پیچ" یا "ہندو راج کے منصوبے" کا حصہ دوم از قلم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر قادیان جو اس ماہ میں چھپ کر شائع ہوا ہے جن احباب نے ملک صاحب کی دیگر تصانیف عموماً اور "ہندو راج کے منصوبے" نامی کتاب کے حصہ اول کو خصوصاً پڑھا ہوگا وہ فوراً اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مصنف موصوف کی معلومات کی وسعت ہندو سیاست اور آریہ مذہب کے متعلق کس پایہ کی ہے۔ میں بلا مبالغہ یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ہندو قوم میں ایک بھی ایسا شخص نہیں ملیگا جس کو اپنی سیاست اور اپنے مذہب کی اتنی واقفیت ہو جتنی کہ ملک فضل حسین صاحب سلمہ اللہ کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور میں بلا خوف تردید یہ کہتا ہوں کہ "ہندو سیاست کے داؤ پیچ" لکھنے کے واسطے ملک صاحب موصوف نے جس قدر ہندو لٹریچر اور اخبارات قوم و ملک کا مطالعہ کیا ہے وہ دس ہزار صفحات سے کم نہ ہوگا۔ جس کا لب لباب اور روح نکال کر اس کتاب کو مکمل کیا ہے اس کتاب پر مفصل ریویو کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس میں اتنا مواد ہندو لیڈروں کی تحریروں اور تقریروں سے جو وہ کتب اور رسائل میں شائع کر چکے ہیں جمع کر کے اس دعویٰ کو بپایہ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ ہندوستان کی ہندو اکثریت جو گورنمنٹ کی مخالفت کر رہی ہے وہ سوراج کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس بنا پر ہے کہ اصلاحات میں مسلمانوں اور دیگر اقوام کو گورنمنٹ نے کچھ حقوق دیکر ہندوانہ قبضہ کم کر دیا ہے۔ نہ صرف یہی اثبات ہے بلکہ ہندوؤں کے ایسے تمام مکر و فریب جو اس وقت تک وہ مسلمانوں اور دیگر اقوام کے خلاف سیاسی طور پر کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں کھول کر طشت از بام کر دیئے ہیں غرض مسلمانوں کو بیدار کرنے کے واسطے جیسا یہ لازم ہے۔ اس سے بہتر میری نظر سے اب تک کوئی نہیں گذرا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کی ایک ایک کاپی ہر تعلیمیافتہ مسلمان اور غیر ہندو کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ اس کتاب کی عظمت شان کا یہ کافی ثبوت ہے کہ اس کا پہلا حصہ ایک سال ہوا ہزاروں کی تعداد میں چھپکر شائع ہو چکا ہے مگر کسی ہندو آریہ ایڈیٹر یا لیڈر کو اس کی تردید کا یارا نہیں ہوا۔ اب دوسرا حصہ شائع ہوا ہے جسکے ۲۰۸ صفحات اور موزون تقطیع اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ اور قیمت فی نسخہ ۶ر ایک روپیہ کے تین نسخے اور بیس روپے کے سو نسخے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

آنریبل سر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور

مندرجہ ذیل خط صاحب موصوف نے دوسری گول میز کانفرنس سے واپسی پر پی اینڈ او اینڈ کمپنی کے جہاز کے عرشہ پر بیٹھکر بابو عزیز الدین صاحب مرحوم مالک اورئنٹیل ہوس لندن کو لکھا تھا۔

جناب من السلام علیکم۔ آپ کی مرسلہ کتاب ہندو راج کے منصوبے کا ایک نسخہ پہنچا جس کے لئے بہت بہت شکریہ۔ براہ نوازش میری طرف سے مصنف کتاب ہذا کی خدمت میں ان کی اس مہربانی کے لئے بھی بہت بہت شکرگذاری کا ہدیہ پہنچا دیں۔ یہ کتاب لاریب بہت ہی مفید ہے۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع ۱۳/۱۲/۲

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الخلیل دہلی

یہ کتاب جناب ملک فضل حسین صاحب کی ایک گرانقدر اور نہایت مفید تالیف ہے ملک صاحب کے دل میں مسلمانوں کا سچا درد ہے اور آپ نے اسی درد سے مجبور و متاثر ہو کر یہ کتاب لکھی ہے اسکا حصہ اول شائع ہو چکا ہے دوسرا زیر تنقید ہے اور تیسرا لکھا جا رہا ہے ہندو سیاست کے داؤ پیچ کی جیسی صحیح اور روشن تصویر کھینچکر آپ نے ملت کے سامنے پیش کی ہے ایسی تصویر آج تک نہیں کھینچی گئی تھی۔ روزنامہ تنظیم کی ادارت کے زمانہ میں ڈاکٹر کچلو نے ضرور اس مسئلہ پر ایک مفید سلسلہ مضامین شروع کیا تھا جو بعد کو کتابی شکل میں شائع ہوا تھا اسکے بعد کوئی ایسی جامع اور مفید کتاب اس وقت نہیں لکھی گئی تھی۔ ملک صاحب کا یہ احسان ہے کہ آپ نے بر وقت یہ سلسلہ شروع کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی اور قوم کو بیدار کیا۔ اس کتاب میں آپ نے واضح کیا ہے کہ برادران وطن ہندو راج کے قیام کے لئے کیا کیا چالیں چل رہے ہیں کانگرس کی موجودہ پالیسی کیا ہے ہندو مہاسبھا حصول اقتدار حکومت کے لئے کیا کر رہی ہے؟ یہ سبھا کن مقاصد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے معرض وجود میں آئی؟ ہندو نیشنلزم کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ حکومت مسلمانوں کی نہیں بلکہ ہندوؤں کی جانبدار رہی غدر کے بانی تو ہندو تھے لیکن نتیجہ بھگتنا پڑا مسلمانوں کو ان دیش بھگتوں نے حکومت کو مسلمانوں کی طرف سے متوہم کرنے کی پوری سعی کی۔ پنجاب اور بنگال ہی کے سرکاری محکموں سے نہیں بلکہ تمام صوبوں کی ملازمتوں سے مسلمان بے دخل ہونے شروع ہو گئے آپ نے مستند رپورٹوں اور موثق ذرائع سے مسلمانوں کی مظلومی اور برادران وطن کے تظلم و جور کی داستان اخذ کر کے بیان کی ہے اور ہندو زعماء اور ہندو اخباروں ہی کی زبان سے سب کچھ ظاہر کر دیا ہے جا بجا حوالہ جات موجود ہیں مسلمانوں کو اپنے تحفظ اور بقا کے لئے جہات کی سعی وجہد کے سلسلہ میں اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے" (الخلیل ۱۴ مئی ۱۹۳۲ء)

جناب حکیم پیرزادہ سید عبداللہ صاحب قادری نصیر آباد ضلع شرقی خاندیس

مخدوم مکرم فدائے ملت سلمہ القوی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب کا مرسلہ رسالہ مسلم حقوق یا ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم موصول ہو کر دلی مسرت کا باعث ہوا۔ یاد آوری کا تہ دل سے شکریہ مذکورۃ الصدر رسالہ کے متعلق نیاز مند کی ناچیز رائے مندرجہ ذیل ہے۔ "رسالہ مسلم حقوق اور ہندو سیاست کے داؤ پیچ یا ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم کو اول سے آخر تک بغور پڑھا۔ اس رسالہ کی سب سے بڑی خوبی اور مصنف کی ناقابل انکار فضیلت یہ ہے کہ مصنف نے اپنے ہر دعویٰ کو "اپنوں" کی نہیں "غیروں" کی شہادت سے ثابت کر کے عموماً مخالفین اسلام اور خصوصاً ہندو اقتدار کے پجاریوں کو جن کے دل میں ذرا برابر بھی انصاف و دیانت ہو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شرمسار و سرنگوں کر دیا ہے اور غیروں کی شہادت بھی ایسی برمحل مکمل اور غیر مبہم پیش کی ہے کہ کٹر سے کٹر مخالف کو بھی بجز سر تسلیم خم کئے۔ چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ مضامین کے تسلسل اور دلائل کی موزونیت سے رسالہ گویا انمول موتیوں کی لڑی بن گیا ہے۔

باقی آراء انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی شائع کی جائیں گی لیکن یہ امر واضح کرنے کے لئے کہ اس کتاب کی مسلمانان ہند میں اشاعت کس قدر ضروری ہے۔ مندرجہ بالا رائیں کافی ہیں۔ امید ہے کہ دردمندان اسلام اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ اور عند اللہ و عند الناس ماجور ہونگے۔ حجم ۲۲۰ صفحہ قیمت صرف ۶ر ایک روپیہ کے تین نسخے۔ سو کی قیمت صرف ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ:- **بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان**

316

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں باموقعہ دوکانوں اور مکانوں کیلئے قطعات

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں مناسب قطعات سکنی کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے متصل دوکانوں کیلئے بھی نئے قطعات تجویز کئے گئے ہیں۔ جو دس دس مرلہ کی صورت میں پچاس فٹ والی چوڑی سڑک پر واقع ہیں جن میں فی قطعہ تین عدد دوکانات اور ایک رہائشی مکان اور بالاخانہ وغیرہ تعمیر ہوسکتے ہیں چونکہ دوکانوں کے قطعات تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اسلئے خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں اگر کسی دوست نے ان قطعات کے متعلق پہلے بھی کوئی درخواست دی ہوئی ہو تو انہیں بھی دوبارہ درخواست دینی چاہیئے۔

نقط خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۳/۱۲/۳۷ء

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۲۲۳ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دی ڈائمنڈ جنرل انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن) لاہور

قرضخواہوں کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا مذکورہ بالا کمپنی کے قرضخواہوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ **۳ جنوری** ۱۹۳۸ء کو یا اس سے قبل اپنے نام اور پتے اور اپنے قرضہ جات یا مطالبات کی تفصیل اور اگر کوئی ان کے اٹارنی ہوں۔ تو ان کے نام اور پتے بلیرز بھگوتی شنکر اور بسنت کرشن کھنہ آفیشل لیکویڈیٹران کمپنی مذکور ۱۰۔ ایبٹ روڈ لاہور کو ارسال کر دیں۔ اور اگر انہیں آفیشل لیکویڈیٹران مذکور یا ان کے اٹارنی یا ایڈووکیٹ کی طرف سے بذریعہ تحریری نوٹس اطلاع دی جائے تو وہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ان تاریخوں کو جس کی ان نوٹسوں میں تخصیص کی گئی ہو۔ اپنے قرضہ جات یا مطالبات کا ثبوت پیش کرنے کیلئے حاضر ہوں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو انہیں کسی ایسی تقسیم کے فائدہ سے محروم رکھا جائیگا۔ جو ایسے قرضہ جات کے ثابت ہونے سے پیشتر عمل میں آئے۔

قرضہ جات اور مطالبات کی سماعت اور فیصلہ کے لئے ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں **۲۸ جنوری** ۱۹۳۸ء کو دس بجے قبل دوپہر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔

آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۷ء کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط جی۔ بی۔ سی۔ الویٹ اسسٹنٹ رجسٹرار)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب ایڈیشنل سب جج صاحب تلہ گنگ بمقام چکوال

مقدمہ دیوانی نمبر ۹۶ ۱۹۳۷ء

مسماۃ رضیہ بیگم دختر نور خان قوم آوان سکنہ جھاٹلہ تحصیل تلہ گنگ۔ بنام الطاف علی ولد علی محمد قوم آوان سکنہ جھاٹلہ حال ملازم لائن مین ٹیلیگراف کینال آفس بمقام خاص پوران ڈاک خانہ شہر سلطان تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

دعویٰ تنسیخ نکاح

بنام الطاف علی ولد علی محمد قوم آوان سکنہ جھاٹلہ حال ملازم لائن مین ٹیلیگراف کینال آفس بمقام خاص پوران ڈاک خانہ شہر سلطان تحصیل علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی الطاف علی مدعا علیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہوسکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام الطاف علی مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر الطاف علی مدعا علیہ۔ مذکور تاریخ ۲۸/۱۲/۳۷ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

سندھ میں ایک تجربہ کار پٹواری کی ضرورت

اراضی سندھ میں ایک تجربہ کار پٹواری کی ضرورت ہے۔ حاجتمند احباب بمعہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق امراء مقامی بنام سیکرٹری صاحب تحریک جدید اسٹیٹس دارالحمد محلہ دارالانوار قادیان کے نام ارسال فرماویں۔ نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں۔ کہ کیا وہ بیس روپیہ مشاہرہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

شنگھائی ۵ دسمبر۔ کل صبح ایک ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہوگئی۔ جب کہ جاپانی افواج کی حفاظت میں چار لاریوں نے فرانسیسی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن فرانسیسی مسلح گاردوں، افواج اور مسلح پولیس نے انہیں روک دیا اور رقبہ کے ارد گرد مسلح گاردوں کی ایک باڑ لگا دی۔ اور اس کے سامنے ۳۰ گز کے فاصلہ پر فرانسیسی اور چینی سپاہیوں کی ایک قطار کھڑی کر دی۔ اسی طرح قریباً ایک گھنٹہ تک جاپانی لاریاں کھڑی رہیں جس کے بعد ایک سمجھوتہ کے نتیجہ میں فرانسیسی افواج نے باڑ ہٹالی۔ اور جاپانی لاریوں کو اپنی پولیس کے ہمراہ اس رقبہ میں سے گزر جانے کی اجازت دیدی۔

پشاور ۵ دسمبر۔ ۳ دسمبر کی رات کو نواب سر عبدالقیوم خان صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے گاؤں ٹوپی (ضلع مردان) میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۵ سال کی تھی۔ ان کی وفات کی خبر ملتے ہی تمام سرکاری دفاتر اور عدالتیں بند ہو گئیں۔ نواب صاحب کی سرکاری زندگی ایک ای۔ اے۔ سی کی حیثیت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد آپ جلد خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ بنا دیئے گئے۔ ریٹائر ہونے پر انہیں مرکزی اسمبلی کا رکن نامزد کیا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس لنڈن گئے۔ مانٹ فورڈ ریفارمز کے ماتحت انہیں محکمہ جات منتقلہ کا پہلا وزیر بنایا گیا۔ نئے آئین کے ماتحت صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ پر وہ صوبہ کے پہلے وزیر اعظم بنے لیکن چند ماہ بعد کانگرس پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر انہیں مستعفی ہونا پڑا۔

شنگھائی ۵ دسمبر۔ جاپانی فوج نے برطانی پولیس کمشنر کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں ان سے چار مطالبات کئے گئے ہیں اول یہ کہ شنگھائی پولیس بم اندازی اور جاپانی جھنڈے کی توہین کے واقعات کا انسداد کرے گی۔ دوم اگر جاپان نے محسوس کیا۔ کہ شنگھائی پولیس اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں تو جاپان خود کوئی انتظام کرے گا۔ سوم اگر جاپانی یہ محسوس کریں کہ بین الاقوامی پولیس جاپان کے خلاف مظاہروں کو نہیں روک سکتی۔ تو جاپانی جو قدم اٹھانا چاہیں گے اٹھائیں گے۔ چہارم۔ جاپانی افواج کو بین الاقوامی رقبہ کے ہر حصہ میں جانے کی اجازت ہوگی۔ ابھی تک ان مطالبات کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ کل صبح ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی گفت و شنید کے سلسلہ میں غیر سرکاری مشیروں نے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر سے ملاقات کی۔ اور ان سفارشات پر بحث و تمحیص کی جو سرکاری تجاویز کے متعلق غیر سرکاری مشیروں نے کی تھیں۔

میونخ ۵ دسمبر۔ ایک جرمنی جہاز جس پر ڈاک لدی ہوئی تھی اور بغداد کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ ایک کارخانہ کی چمنی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ پائلٹ فوراً ہلاک ہو گیا۔ دوسرا پائلٹ اور وائرلیس آپریٹر شدید طور پر مجروح ہوئے۔

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزیرستان میں گزشتہ ہفتہ امن رہا۔ صرف وادی شکتو میں ٹیلیگراف کے تاروں کو کچھ نقصان پہنچایا گیا۔ اور چند ایک فائر کئے گئے۔ علاقہ بھٹانی میں ساڑھے اٹھارہ میل تک سڑک مکمل ہو چکی ہے۔

شنگھائی ۵ دسمبر۔ ایک برطانی جہاز "سلوشن" نامی پر جب کہ وہ فرانسیسی کینیڈا کی تین ماہ سے مفقود الخبر کو راہبات کی تلاش میں مصروف تھا مشین گنوں سے فائر کئے گئے۔ جن سے دو چینی اشخاص مجروح ہوئے اور ایک بالآخر مر گیا۔

لاہور ۵ دسمبر۔ جمعہ کے روز شاہی مسجد میں احرار نے جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مسٹر مظہر علی اظہر نے جو سول نافرمانی کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے بیٹے کو پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کرنے کے بعد یہ کہکر پسپا ہوتے تھے۔ کہ مولوی ظفر علی خان پہلے اس امر کا اطمینان دلا دیں۔ کہ ان پر نہ گولی چلے گی اور نہ کوئی خون بہایا جائے گا۔ ایک اور بڑھاکی چنانچہ کہا۔ کہ میں بطور ڈکٹیٹر اس تحریک کو چلاؤں گا اور کہ میں نے سول نافرمانی کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مخلصی کی ایک اور راہ نکالتے ہوئے کہا۔ کہ ابھی ایک ہفتہ اور انتظار کیا جائیگا اس کے بعد احراری اپنا پروگرام پیش کریں گے۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک دعوت کے موقعہ پر بنگال کے مختلف سیاسی لیڈروں اور دیگر مشہور ہندوستانیوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں ہندو مسلم اتحاد کے امکانات پر تقریریں کی گئیں۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے دیگر ممالک پر ہندوستان کے تفوق کا ذکر کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا کہ یہاں مختلف اقوام کے درمیان کشیدگی موجود ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۵ دسمبر۔ مسٹر بھنجو رام گاندھی وزیر مالیات سرحد نے ایک اخباری نمائندہ کو ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ حکومت سرحد صوبہ سرحد میں امتناع شراب کے لئے اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور سب سے پہلے اس مقصد کے لئے ڈیرہ اسمٰعیل خان کو منتخب کیا گیا۔ اس ضلع میں اس پالیسی کی کامیابی کی صورت میں حکومت کو سالانہ ایک لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچے گا۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر ہیرلڈ الیفریڈ میک مائیکل گورنر ٹانگانیکا کو سر آرتھر واچوپ کی جگہ فلسطین کا ہائی کمشنر بنایا جائے گا۔ سر آرتھر واچوپ فروری ۱۹۳۸ء کے آخر میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

امرتسر ۵ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۵ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱ آنہ سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک کپاس ۴ روپے ۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۶ آنے سونا ۳۴ روپے ۸ آنے ۶ پائی۔ چاندی ۵۵ روپے ۱۰ آنے ہے۔

بمبئی ۵ دسمبر۔ بمبئی گورنمنٹ کے ایڈووکیٹ جنرل سر کینتھ کیمپ نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ان کے خانگی حالات انہیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا زیادہ وقت انگلستان میں گزاریں۔ حکومت بمبئی نے استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ مسٹر جوگیش چیٹر جی۔ پنڈت پرمانند اور دیگر اسیران کاکوری کے متعلق جنہیں گزشتہ جمعرات کو گرفتار کرنے کے بعد ضمانت پر رہا کر دینے کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ کارروائی ضابطہ کے انجام پانے کے بعد انہیں ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا۔ گرفتار شدگان کو بی کلاس دی گئی ہے۔

الہ آباد ۵ دسمبر۔ کانپور مزدوروں کے رہنماؤں نے وزیر اعظم یوپی کو مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری احکام واپس نہ لئے گئے۔ تو وہ ان احکام کی خلاف ورزی کریں گے۔

شنگھائی ۵ دسمبر۔ شنگھائی کے جرمن اور اطالین سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن ڈاکٹر ٹراٹ مین جاپان اور چین کی صلح کے لئے جنرل چیانگ کائی شک سے گفتگو کر رہے ہیں تفصیلات کا گو علم نہیں لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے کہ صلح کی گفتگو کے لئے پیش دستی جاپانیوں نے نہیں کی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ جرمنی چاہتا ہے کہ جاپان چین کے اندر گھسنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اپنی مزید مساعی اور سامان حرب کو سوویٹ روس کے